# آہ! حضرت جی مولانا انعام الحسنؒ

تبلیغی جماعت کے امیر حضرت مولانا انعام الحسن ۹ جون کو دہلی میں انتقال کر گئے' انا للہ و انا الیہ راجعون۔ ان کی وفات کی خبر آناً" فاناً" دنیا بھر کے تبلیغی مراکز میں پہنچ گئی اور دنیا کے کونے کونے میں دعوت و تبلیغ کے عمل سے وابستہ لاکھوں مسلمان رنج و غم کی تصویر بن گئے۔ مولانا انعام الحسنؒ کو تقریباً" تیس برس پہلے تبلیغی جماعت کے دوسرے امیر حضرت مولانا محمد یوسف کاندھلویؒ کی وفات کے بعد عالمگیر تبلیغی جماعت کا امیر منتخب کیا گیا تھا اور ان کی امارت میں دعوت و تبلیغ کے عمل کو عالمی سطح پر جو وسعت اور ہمہ گیری حاصل ہوئی' وہ ان کے خلوص و محنت کی علامت ہے۔ دعوت و تبلیغ کا یہ عمل جو حضرت مولانا محمد الیاس کاندھلویؒ نے کم و بیش پون صدی قبل میوات کے سادہ اور دین سے بے بہرہ مسلمانوں کو اسلام کی بنیادی تعلیمات سے آراستہ کرنے کیلئے شروع کیا تھا' آج عالم اسلام میں اسلامی تعلیمات کے فروغ اور دین کی بنیادی باتوں کی دعوت کی سب سے بڑی اور منظم جد و جہد کی شکل اختیار کر گیا ہے اور اس میں مولانا انعام الحسنؒ کی پر خلوص محنت کا بہت بڑا حصہ ہے۔ یہ جدوجہد سادہ اور فطری طریق کار پر مبنی ہے جس میں اعتقادی' فکری اور فقہی مباحث سے مکمل طور پر گریز کرتے ہوئے عام مسلمان کو کلمہ طیبہ' نماز' قرآن کریم اور سنت نبویؐ کے ساتھ جوڑنے کی فکر کی جاتی ہے اور اس بات کی محنت کی جاتی ہے کہ آج کے مسلمانوں میں قرون اولیٰ والے مسلمانوں کے اوصاف و اعمال کو زندہ کیا جائے۔ تبلیغی جماعت کے اکابرین کا کہنا ہے کہ اگر ہمارے اندر قرون اولیٰ والے اعمال اور اوصاف زندہ ہو جائیں تو آج بھی انسانیت کو نجات کے راستے پر گامزن کیا جا سکتا ہے۔ مولانا انعام الحسنؒ بھی انہی تعلیمات کے

داعی تھے اور تبلیغی جماعت کے دیگر اکابر کی طرح کوئی الگ اور امتیازی بات کرنے کی بجائے وہی اجتماعی بات کرتے تھے جو سب تبلیغی اکابر عام طور پر کرتے ہیں' لیکن ان کا خلوص' تقویٰ اور لہجہ کی سادگی اس قدر پرکشش تھی کہ عام لوگ ان کی گفتگو سننے کے لیے کھنچے چلے آتے تھے اور دین دار مسلمان ان کی زیارت اور ان کے ساتھ دعا میں شرکت کو اپنے لیے باعث سعادت سمجھتے تھے۔ انہیں تبلیغی حلقوں میں "حضرت جی" کے نام سے یاد کیا جاتا تھا' رائے ونڈ میں نومبر کے دوران ہر سال منعقد ہونے والے عالمی تبلیغی اجتماع میں حضرت جی کی نصیحتیں سننے اور ان کے ساتھ دعا میں شریک ہونے کے لیے عام مسلمانوں کے ساتھ ساتھ بڑے علماء اور اہل اللہ بھی موجود ہوتے تھے اور دعا میں ان کے سادہ جملوں پر لاکھوں آنکھیں پرنم ہو جاتی تھیں۔ رائے ونڈ کے عالمی تبلیغی اجتماع کو یہ وسعت اور قبول عام بھی انہی کے دور میں حاصل ہوا کہ اسے حج بیت اللہ اور حرمین شریفین میں آخری عشرۂ رمضان المبارک کی حاضری کے بعد عالم اسلام کا سب سے بڑا سالانہ اجتماع شمار کیا جاتا ہے اور اس میں دنیا کے ہر خطہ اور براعظم سے تعلق رکھنے والے مسلمان نہ صرف شریک ہوتے ہیں بلکہ ان میں سے ہزاروں جماعتیں تشکیل پا کر دنیا بھر میں اسلام کی دعوت و تبلیغ کے لیے نکل کھڑی ہوتی ہیں جو کسی حکومت یا ادارے پر بوجھ بنے بغیر اپنے ذاتی خرچہ پر دین سیکھنے اور دین پر عمل کی دعوت دینے کے جذبہ کے ساتھ قریہ قریہ بستی بستی گھومتی ہیں۔

راقم الحروف کو رائے ونڈ کے سالانہ اجتماع کے موقع پر حضرت مولانا انعام الحسنؒ کے ارشادات سننے اور ان کے ساتھ دعا میں شرکت کا موقع کئی بار ملا لیکن زیارت نہ کر سکا' کیونکہ اتنے بڑے ہجوم میں اس قدر آگے گھسنا اور دھکم پیل کرنا میرے مزاج کے خلاف ہے' البتہ گزشتہ سال اللہ رب العزت نے یہ موقع بھی عنایت فرما دیا جب حضرت جیؒ ڈیوز بری میں یورپ کے سالانہ تبلیغی اجتماع میں شرکت کے لیے تشریف لائے۔ اس اجتماع میں شرکت کا مجھے بھی موقع ملا جو بلاشبہ مسلمانوں کا بہت بڑا اجتماع تھا اور ایک محتاط اندازے کے مطابق چالیس سے پچاس ہزار تک افراد اس میں شریک تھے' اجتماع کے بعد دہلی واپسی کے لیے ہیتھرو ایئرپورٹ پر پہنچے تو رخصت کرنے والوں میں راقم الحروف بھی شامل تھا۔ حضرت جیؒ معذوروں کی کرسی پر بیٹھے تھے' جسم پر کمزوری اور نقاہت کے آثار تھے' مگر چہرے کا نور